توحید باری تعالیٰ پر اجمالی نظر

(۳)

(از مولوی محمد اسید صاحب آسد کھرایاں دہنگوی جامعہ رحمانیہ)

کرونا بود غیر اللہ کی تعظیم گاہوں کو بھرو توحید کا دم شرک سی بیزار ہو جاؤ

ارشادِ خداوندی ہے۔ قُلْ أَغَيْرَ اللّٰهِ أَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (پ۷ ع۸)

ترجمہ:۔ آپ کہیے کہ کیا اللہ کے سوا جو کہ آسمانوں اور زمینوں کا پیدا کرنے والا ہے اور جو کہ کھانے کو دیتا ہے اور ان کو کوئی کھانے کو نہیں دیتا کسی اور کو معبود قرار دوں۔ آپ فرما دیجیے کہ مجھکو یہ حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے میں اللہ کا مطیع ہو جاؤں اور تم مشرکین میں سے ہرگز نہ ہونا۔ (ف) تفسیر خازن میں ہے۔ لما دعی رسول اللہ الی دین آبائہ کہ جب مشرکین نے آنحضرت کو اپنے آبا کے دین کی طرف بلایا تو یہ آیت نازل ہوئی قل لھم یا محمد اغیر اللہ اتخذ ولیا۔ اے محمد صلعم آپ ان سے کہدیجئے کہ اللہ کے سوا غیر کو اپنا متولی اور نفع رساں سمجھوں۔ نیز یہ بھی فرما دیجیے کہ میرا یہ دعویٰ نہیں کہ میں خدائی میں حصہ دار ہوں بلکہ مجھے بھی یہ حکم ہوا ہے کہ میں سب سے پہلے خدا کا فرمانبردار بنوں اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے خبردار! مشرکوں میں سے نہ ہوجیو۔

قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيكُمْ مِنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنْتُمْ تُشْرِكُونَ (پ۷ ع۱۴) آپ کہدیجئے کہ اللہ ہی تم کو مصیبت اور اس کے سوا ہر ایک گھبراہٹ سے نجات دیتا ہے مگر پھر بھی اس کا ساجھی بناتے ہو۔ (ف) کیا یہ ایمانداری اور فرمانبرداری کی باتیں ہیں، سن رکھو اگر تم باز نہ آئے تو خدا تم پر کوئی عذاب مثل امساک باراں یا امراض یا اور کچھ نہیں تو تم کو مختلف فریق بنا کر ایک کو دوسرے سے مزہ چکھائے اور تمہاری باہمی ایسی سر پھٹول کرا دے کہ دیکھو پس تم اس سے ہر آن ڈرتے رہو اور بداخلاقیوں سے کنارہ کش ہو جاؤ۔

إِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَأَنّٰى تُؤْفَكُونَ ۝ (پ۷ ع۱۸) خدا دانے اور گٹھلی کو پھاڑتا ہے وہی جاندار کو بے جان سے اور بے جان کو جاندار سے نکالتا ہے پھر تم کدھر کو بہکے چلے جاتے ہو۔ (ف) پس اے مشرکو! خدا کی سی صفات کاملہ جس میں نہ ہوں ہرگز اس سے نفع نقصان کا خیال مت کرو۔ خدا کے بندوں کو خدائی میں ساجھی کرنے سے گریز کرو۔ وہ خدا جو منی اور انڈے سے زندہ حیوانات پیدا کر دیتا ہے۔ اور زندوں سے مرے ہوؤں کو الگ کر دیتا ہے اس کو چھوڑ کر اس کے بندوں سے

استمداد کرتے ہو اڑے وقتوں میں غیروں کو پکارتے ہو۔

وَجَعَلُوا لِلّٰهِ شُرَكَاءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ (پ ۷ ع ۱۸) جنوں کو انھوں نے خدا کا ساجھی بنا رکھا ہے حالانکہ خدا نے ان کو پیدا کیا ہے۔ (ف) بارہا سُن چکے ہیں کہ جو کام خدا نے اپنے قبضے میں رکھے ہیں ان میں کسی غیر سے استمداد کرنا شرک ہے مگر یہ ایسے نادان ہیں کہ جب کسی جنگل میں ڈیرہ لگاتے ہیں تو پہلے نعوذ بسید ھذا الوادی کہہ لیتے ہیں وہ تو خود اس کے محتاج ہیں ؎

جو خود محتاج ہووے دوسرے کا بھلا اس سے مدد کا مانگنا کیا

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْ اَسْمَائِهٖ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (پ ۹ ع ۱۲) سب نیک صفات کے نام اللہ سے مخصوص ہیں پس تم مسلمانو! ان ناموں سے اس کو پکارا کرو اور جو بے دین لوگ ہیں ان ناموں میں کجروی کرتے ہیں جو اپنے کئے کی سزا پاویں گے (ف) موضح القرآن میں یوں تفسیر ہے۔ اللہ نے اپنے وصف بتلائے ہیں کہ مناجات ہیں وہ کہہ کر پکارو کہ تم پر متوجہ ہو اور کج راہ نہ چلو۔ کج راہ یہ ان کو سحر میں چلادے اور ایک کج راہ یہ ہے کہ جو وصف نہیں بتائے وہ کہے جیسے اللہ کو بڑا کہا ہے لمبا نہیں کہا۔ یا قدیم کہا اور پرانا نہ کہا وہ اپنے کئے کا بدلہ پا رہیں گے۔

اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَا اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ (پ ۹ ع ۱۴) کیا ایسوں کو شریک ٹھہراتے ہیں جو کسی چیز کو نہ بنا سکیں اور خود ہی بنائے جاتے ہوں اور وہ ان کو کسی قسم کی مدد نہیں دے سکتے اور وہ خود اپنی بھی مدد نہیں کر سکتے۔ (ف) ابن کثیر میں بتلایا ہے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ بت جن کو تم پکارتے ہو وہ مثل عابدین کے ہیں مخلوق بلکہ بشر ان سے اکمل تر ہیں کہ سنتے ہیں دیکھتے ہیں، ہاتھ سے پکڑتے ہیں یہ تو کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ پھر فرمایا کہ تم ان سے کہدو کہ اپنے شرکاء کو بلاؤ وہ تمہاری مدد ہم پر کریں۔ ہم کو ایک دم مہلت نہ لینے دو۔ پوری کوشش وکشش اپنی کر گذرو۔ مجھکو اللہ کافی ہے وہ میرا ناصر ہے مجھکو اس پر تکیہ اور بھروسہ ہے اسی کی پناہ ہے وہی دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَا اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَا اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَا اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا قُلِ ادْعُوْا شُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ (〃) واقعی تم خدا کو چھوڑ کر جن کی عبادت کرتے ہو وہ بھی تم ہی جیسے بندے ہیں تم ان کو پکارو پھر اُن کو چاہیئے کہ تمہارا کہنا کردیں اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو۔ کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلتے ہیں یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے وہ کسی چیز کو تھام سکیں یا اُن کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہیں یا ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہوں (آپ یہ بھی) کہدیجئے کہ تم اپنے

سب شرکا، کو بلا لو۔ پھر بھی وہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ (ف) اس آیتِ کریمہ میں قبر پرستوں پیر پرستوں اولیا پرستوں، بت پرستوں، آگ پرستوں اور تعزیہ پوجنے والوں بلکہ تمام افرادِ مشرکین کو چیلنج دیا گیا ہے۔

وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ ۝ (پ۹ ع۱۴) تو اپنے پروردگار کو جی ہی جی میں عاجزی اور اس کی عظمت کے خوف سے نہ زور کی آواز سے (بلکہ مناسب درمیانی آواز سے) صبح و شام پکارا کر اور غافلوں میں سے مت ہو۔ (ف) لوگ تمام روز دنیا کے دہندوں میں ہو کر لا یذکرون اللہ الا قلیلا کے مصداق ہیں جن کے حق میں کسی بزرگ نے کیا خوب کہا ہے۔

اہلِ دنیا کافرانِ مطلق اند ٭ روز و شب در زق زق و در بق بق اند

إِنَّ الَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ وَلَهُ يَسْجُدُونَ (پ۹ ع۱۴) بیشک جو تیرے پروردگار کے نزدیک مقرب (اور اولیا،) ہیں وہ باوجود اعلیٰ رتبہ کے بھی اس کی عبادت کرنے سے تکبر اور سرکشی نہیں کرتے اور اس کی تسبیح پڑھتے ہیں اور اس کو سجدے کرتے ہیں۔ (ف) ہمیشہ فروتنی سے اس کی عبادت میں لگے رہتے ہیں خلاصہ یہ کہ وے اس کے ہیں اور وہ ان کا۔ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ۔ سچ ہے ع

سرِ تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار میں آئے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ (ابن آدم) سجدہ کرنے لگتا ہے تو شیطان علیحدہ ہو کر رو رو کر کہتا ہے کہ ہائے افسوس اس کو حکم سجدہ ہوا تو وہ کر رہا ہے جس کے بدلہ میں وہ جنت لیگا اور ہمیں حکم ہوا تو انکار کر دیا جس کے عوض ہمیشہ جہنم میں رہونگا۔ واضح رہے شیطان اسوقت رو کر کہتا ہے جبکہ ابن آدم پروردگا کو سجدہ کرتا ہے اور اگر غیر اللہ کو سجدہ کرے تو وہ خوش ہوتا ہے (معالم التنزیل)

وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ ذَلِكَ قَوْلُهُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّى يُؤْفَكُونَ (پ۱۰ ع۱۱) یہود حضرت عزیر کو اور عیسائی حضرت مسیح کو اللہ کا بیٹا کہتے ہیں یہ تو صرف ان کے منہ کی باتیں ہیں یہ قول ان لوگوں کے مشابہ ہیں جو پہلے کافر ہو چکے ہیں۔ خدا ان کو غارت کرے یہ کدھر اُلٹے جا رہے ہیں۔ (ف) ذرا غور کیجئے کہ یہودی قوم باوجود لکھے پڑھے ہونے کے اور یہ جنٹلمین اور مہذب عیسائی قوم جو اپنی تحقیقاتِ علمیہ کے زعم میں صفحۂ ہستی پر کسی قوم کو نظر ہی میں نہیں لاتے ان کی بودی عقل بھی یہی فتویٰ دیتی ہے کہ یہ حضرات اللہ کے بیٹے ہیں کیسا بیٹا جیسا آدمی کا ہوتا ہے یعنی حقیقی بیٹا نہ کہ مجازی (مفتاح الاسرار)

اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَهًا وَاحِدًا لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ (پ۱۰ ع۱۱) انھوں نے خدا کو چھوڑ کر اپنے پادریوں

اور درویشوں اور مسیح ابن مریم کو رب بنا رکھا ہے حالانکہ ان کو صرف یہ حکم کیا گیا ہے کہ فقط ایک معبود کی عبادت کریں جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں وہ ان کے شرک سے پاک ہے۔ (ف) مسیح ابن مریم کو اس معنی سے کہ ان کو خدا کا بیٹا اور تثلیث کا ایک جزو مانتے ہیں۔ پادریوں اور مشائخ کو اس معنی سے کہ ان کی باتیں بلا دلیل مانتے ہیں اور کتاب اللہ سے دلیل ان کے قول پر نہیں پوچھتے جس کی وجہ سے پادریوں نے موقع غنیمت پایا اور دین کو ردو بدل کر دیا۔ قال عبد اللہ بن المبارک ؎

وهل بدّل الدين الا الملوك واحبار سوء ورهبانها

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۝ (پ ۱۱ ع ۳) پیغمبر اور دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکین کیلئے مغفرت کی دعا مانگیں اگرچہ وہ رشتہ داری کیوں نہ ہوں۔ اس امر کے ظاہر ہو جانے کے بعد کہ یہ لوگ دوزخی ہیں۔ (ف) اس آیت نے فیصلہ کر دیا مشرکین ایسے مجرم ہیں کہ نبیوں کی دعا بھی ان کے حق میں کارگر نہیں ہوتی چنانچہ معالم التنزیل اور خازن والے نے ایک حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو طالب سے لا الٰہ الا اللہ کہلانا چاہتے تھے تو انھوں نے انکار کر دیا بالآخر یہ آیت بطور تنبیہ کے نازل ہوئی تفسیر ابن کثیر نے نقل کیا ہے کہ جنگ تبوک کے بعد آپ نے اپنی ماں آمنہ کی قبر پر جا کر مغفرت کیلئے دعا کی تھی جس کی ممانعت ہوئی۔

إِنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝ (پ ۱۱ ع ۳) بیشک آسمانوں اور زمینوں کی کل حکومت اللہ ہی کی ہے وہی زندگی بخشتا اور مارتا ہے اور اس کے سوا کوئی تمہارا والی وارث اور حامی مددگار نہیں۔ (ف) اس آیت میں مومنوں کو ابھارا کہ مشرکین سے لڑو اور اللہ کی نصرت پر جو آسمان اور زمین کا مالک ہے اعتماد کرو اور دشمنوں سے ہرگز نہ ڈرو کیونکہ ان کا کوئی مددگار نہیں۔

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝ (پ ۱۱ ع ۵) تمہارے پاس تم ہی میں سے اللہ کا رسول آیا (وہ ایسا شفیق اور مہربان ہے) کہ اس پر تمہاری تکلیف شاق گذرتی ہے تمہاری بھلائی کا حریص ہے اور ایمانداروں کے حال پر نہایت درجہ شفیق ہے۔

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝ (پ ۱۱ ع ۵) اس پر بھی اگر اعراض کریں تو آپ صاف اعلان کر دیجئے کہ اللہ مجھکو کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔ (ف) یعنی اس کی حکومت عامہ ہے جو کسی کی نہیں اگر چاہے تو پل میں سارے کو نیست و نابود کر دے جس کا کوئی ہاتھ تھامنے والا نہیں ؎

لگاؤ تو لو اس سے اپنی لگاؤ جھکاؤ تو سر اس کے آگے جھکاؤ

إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مَا مِنْ شَفِيعٍ إِلَّا مِنْ بَعْدِ إِذْنِهِ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ (پ ۱۱ ع ۶)

بلاشبہ تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے آسمان اور زمینیں چھ دنوں میں بنائے پھر عرش پر قائم ہوا وہ ہر کام کی تدبیر کرتا ہے بدون اس کی اجازت کے کوئی سفارش کرنے والا نہیں۔ (یہ اللہ جو موصوف بہمہ صفات ہے) تمہارا رب ہے سو تم اس کی عبادت کرو (ان دلائل کے بعد) کیا پھر تم سمجھتے نہیں ہو۔

(باقی)

سہ ماہی امتحان

الحمد للہ کہ دارالحدیث رحمانیہ دہلی اپنی شاندار روایات کے مطابق اپنی سالانہ تعلیم کی ایک منزل طے کرچکا۔ یعنی تقریباً تین مہینے کی تعلیم کے بعد اس سال کا پہلا امتحان ختم ہوگیا۔ حسب دستور ایک ہفتہ طلبہ کو تیاری کا موقع دیا گیا۔ یعنی ۲۹ ر ذی الحجہ سنہ ۶۵ھ سے ۵ رمحرم سنہ ۶۶ھ تک اسباق ملتوی رہے۔ اس درمیان میں اساتذہ نے باقاعدہ پرچے تیار کئے۔ اور پھر ۶ ر محرم سے تحریری امتحان شروع ہوا اور ۸ ر کو ختم ہوا۔ ۹ ر اور ۱۰ ر کو مدرسہ میں تعطیل رہی۔ ۱۱ ر محرم بروز پنجشنبہ سے پھر تعلیم جاری ہوگئی۔ ۱۱ ر ہی کو نتیجہ سنایا گیا۔ نتیجہ بحمد اللہ بے حد حوصلہ افزا ہے۔ عالی ہمت مہتمم صاحب مدظلہ نے نتیجہ ملاحظہ فرمانے کے بعد اپنی اپنی جماعتوں میں اول آنے والوں کو دو دو روپے نقد بطور انعام مرحمت فرمائے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

اپنی اپنی جماعت میں اول آنیوالے طلبہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جماعت ہشتم میں عبد اللہ اعظمی
〃 ہفتم میں رستم احمد بنگالی
〃 ششم میں عبد الصبور بستوی
〃 پنجم میں محمد منتصر بنگالی
〃 چہارم میں محمد اکبر پنجابی
〃 سوم میں عبد العلیم جے پوری
〃 دوم میں ابو النذیر بنگالی
〃 اولیٰ اب میں محمد حدیث بستوی
〃 اولیٰ الف میں عبد المتین مچھلی شہری